الجامعة البنورية العالمية

متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

Name :> jibran jibran

Address :>

Sebject :>

Writer :>

Serial No :> 5964

Fatwa No :> ۱۱۲۵

Date :> 2/21/2009

Email :>

تواتر در تواتر

شاہد محمود

salam
pehla sawal hai k kia yeh aqeeda rakhna sahi hai k koi alim buzurg admi , kabar ma yeh bat jaan le k fola fola jaga par lagai jhagra horaha hai aur os ma yeh yeh log shamil hain aur phir voh buzurg kabar ma se os jaga par jism k sath jaein aur wahan ja kar logon ko samjha kar ajaein? dosra sawal yeh hai k aese admi k baray ma kia hukum niklayga jo is waqia ko manta hai aur apni books ma is tarha k waqiaat likhta hai? bara e meherbani quran o hadees ki daleelon k sath jawab dijiyega plz

السلام علیکم پہلا سوال ہے کہ کیا یہ عقیدہ رکھنا صحیح ہے کہ کوئی عالم بزرگ آدمی قبر میں یہ بات جان لے کہ فلاں فلاں جگہ پر لڑائی جھگڑا ہو رہا ہے اور اس میں یہ یہ لوگ شامل ہیں اور پھر وہ بزرگ قبر میں سے اس جگہ پر جسم کے ساتھ جائیں اور وہاں جاکر لوگوں کو سمجھا کر آجائیں، دوسرا سوال یہ ہے کہ ایسے آدمی کے بارے میں کیا حکم نکلے گا جو اس واقعہ کو مانتا ہے اور اپنی کتابوں میں اسطرح کے واقعات لکھتا ہے۔ برائے مہربانی قرآن و حدیث کی دلیلوں کے ساتھ جواب دیجئے گا۔

الجواب حامداً ومصلیاً

عام حکم اور عقیدہ تو یہی ہے کہ مرنے کے بعد آدمی دوبارہ اس وقت ہی زندہ ہوگا جب یوم البعث میں تمام اموات اٹھائے اور زندہ کیے جائیں گے مگر اس عام قاعدہ سے ہٹ کر قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ خرقِ عادت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرتِ کاملہ سے بعض مردوں کو زندہ فرمایا جیسے حضرت عزیر علیہ السلام اور ان کے گدھے کا سو سال بعد زندہ فرمانا وغیرہ یا کسی نبی کا بطور معجزہ کسی کو زندہ کردینا جو خرق عادت اور اللہ تعالیٰ کا فعل ہے اسی طرح اہل سنت والجماعت کے نزدیک کرامت بھی برحق اور خرقِ عادت ہوتی ہے جو محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کی ایک شکل ہے اس لیے کسی بزرگ کو اگر اللہ رب العزت جسمِ مثالی یا عنصری کے ساتھ متشکل فرماکر عارضی حیات عطا فرمادیں اور وہ اس دوران کسی قضیہ کو بھی حل فرمادیں تو یہ بھی اللہ کی قدرت کا مظہر ہے اس میں کوئی قابلِ اشکال بات نہیں مگر ہر ولی کے متعلق یہ نظریہ رکھنا کہ وہ جب چاہے اپنے آپکو حیات عطا کردے اور اسے محض ولی کا فعل سمجھنا درست نہیں بلکہ یہ اللہ کی طرف سے اس کی کرامت اور عزت ہے جو عام قاعدہ سے ہٹ کر کبھی کبھار اللہ کے ارادہ واختیار اور اس کی قدرت سے ظہور پذیر ہو جاتی ہے اس لئے کسی شخص کو بلا وجہ شرعی معترض ہوتے اور واقعی اولیاء کرام پر لب کشائی کرنے سے احتراز چاہیئے ————— (جاری ہے)

فی الفتاوی الحدیثیة :- وسئل بما لفظه : کرامات الاولیاء حق فهل تنتهی الی احیاء الموتی وغیره من معجزات الانبیاء صلوات الله وسلامه علیهم ومن أحیي کرامة لولي هل له حکم الاحیاء ؟

فاجاب بقوله : کرامات الاولیاء حق عند اهل السنة والجماعة .....

لان الولی انما اعطی ذلک ببرکة اتباعه للنبی صلی الله علیه وسلم وشرف وکرم ...... وکون المیت لا یحیی الا للبعث هذا عند عدم الکرامة اما عندها فهو کاحیائه فی القبر للسوال کما صح به الخبر - وقد وقع للعزیر وحماره و للذین اخرجوا من دیارهم وهم الوف حذر الموت فقال لهم الله موتوا ثم احیاهم البقرة ص۱۴۸، ص۱۴۹ -

وفیه ایضاً :- ان الشیخ عبد القادر الجیلی قال رأیت النبی صلی الله علیه وسلم قبل الظهر فقال لی : یا بنی لم لا تتکلم ؟ ...... والحکایات فی ذلک عن اولیاء الله کثیرة جداً ، ولا ینکر ذلک الا معانداً او محروم ...... ان اکثر ما تقع رؤیته صلی الله علیه وسلم بالقلب ثم بالبصر لکنها به لیست کالرؤیة المتعارفة ..... لکن الغالب ان الرؤیة انما هی لمثاله لا لذاته (ص۲۹۳، ۲۹۴) - والله اعلم بالصواب

شاہد حمید عفی عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۲ جمادی الآخرہ ۱۴۳۰

الجواب صحیح
[illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۳ جمادی الآخرہ ۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
عبد الله شوکت [illegible]
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۳ جمادی الآخرہ ۱۴۳۰ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعة العالمیة جامعہ بنوریہ

رئیس
دار الافتاء جامعة العالمیة جامعہ بنوریہ

دار الافتاء
۱۱۲۵
۶/۶/۰۹

الجواب صحیح
7/6/09